بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا بچوں کا بے وضو قرآن چھونا یا نماز پڑھنا جائز ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مساجد، مدارس یا گھروں میں چھوٹے نابالغ بچے قرآن پڑھنے کے لئے آتے ہیں، جنہیں قرآن کے ساتھ ساتھ نماز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور نماز کے وقت میں وہ نماز بھی ادا کرتے ہیں، لیکن عموماً چھوٹے بچوں کو مکمل وضو کرنا نہیں آتا، تو کیا نماز پڑھنے اور قرآن چھونے کے لئے انہیں وضو کرنا ضروری ہے؟ ان کا بے وضو نماز پڑھنا یا قرآن چھونا، ناجائز و گناہ ہے؟

جواب

چھوٹے نابالغ بچوں کو نماز و قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ شفقت و نرمی سے وضو کی تعلیم بھی دینی چاہیے تاکہ انہیں وضو کا طریقہ بھی آئے اور عادت بھی بن جائے، لیکن سختی نہیں کرنی چاہیے تاکہ نماز و قرآن سے بھاگ ہی نہ جائیں۔ نماز پڑھنے یا قرآن چھونے سے پہلے ان پر وضو کرنا فرض نہیں، بے وضو بھی نماز پڑھ اور قرآن چھوسکتے ہیں، اس میں کوئی گناہ نہیں، کیونکہ نابالغ بچے وضو، غسل، نماز، روزے و دیگر احکامِ شرع کے مکلف نہیں ہوتے۔

نابالغ کا بے وضو نماز پڑھنے کے متعلق علامہ شُرُنبلالی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1069ھ/1658ء) لکھتے ہیں: ”و شرط وجوبه العقل **والبلوغ** والاسلام وقدرة على استعمال الماء الكافي ووجود الحدث“ ترجمہ: اور وضو کے واجب ہونے کی شرط عقل، **بلوغ**، اسلام، بقدرِ کفایت پانی کے استعمال پر قدرت، اور حدث کا موجود ہونا ہے۔ (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحہ 47، 48، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اپنے ہی اس قول (والبلوغ) کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”لعدم تكليف القاصر وتوقف صحة صلاته عليه“ ترجمہ: قاصر (نابالغ) کے مکلف نہ ہونے کی وجہ اور وضو پر اس (نابالغ) کی نماز کے صحت کے موقوف نہ ہونے کی وجہ سے۔ (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، صفحہ 47، 48، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”فلا تجب على مجنون ولا على كافر، بناء على المشهور من أن الكفار غير مخاطبين بالعبادات، ولا على عاجز عن استعمال المطهر، ولا على فاقد الماء أي والتراب، ولا على صبي“ ترجمہ: تو وضو نہ مجنون پر واجب ہے اور نہ کافر پر مشہور قول کی بنا پر کہ کفار عبادات کے مکلف نہیں ہیں اور نہ اس شخص پر جو پاک کرنے والے کے استعمال سے عاجز ہو، نہ اس پر جس کے پاس پانی اور مٹی دونوں موجود نہ ہوں، اور نہ ہی بچے پر۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد 1، صفحہ 202، مطبوعہ کوئٹہ)

نابالغ کو بے وضو قرآن چھونے کی اجازت کے متعلق درمختار میں ہے: "ولا یکرہ مس صبی لمصحف ولوح" ترجمہ: بچے کو قرآن یا جس تختی پر قرآن لکھا ہو اسے چھونا مکروہ نہیں۔ (درمختار، کتاب الطھارۃ، باب سنن الغسل، ج 1، ص 174، مطبوعہ دار الفکر)

عدمِ کراہت کی وجہ بیان کرتے ہوئے مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیْہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: فیہ أن الصبی غیر مکلف والظاھر أن المراد لا یکرہ لولیہ أن یترکہ یمس۔ ترجمہ: کیونکہ نابالغ غیر مکلف ہے اور بظاہر اس سے مراد یہ ہے کہ اگر بچے کا سرپرست اسے قرآن چھونے دے، تو سرپرست کے لئے بھی مکروہ نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب سنن الغسل، ج 1، ص 174، مطبوعہ دار الفکر)

تبیین الحقائق میں ہے: "وکرہ بعض أصحابنا دفع المصحف واللوح الذی کتب فیہ القرآن الی الصبیان ولم یر بعضھم بہ بأسا وھو الصحیح لأن فی تکلیفھم بالوضوء حرجا بھم وفی تأخیرھم الی البلوغ تقلیل حفظ القرآن فیرخص للضرورۃ" ترجمہ: ہمارے بعض اصحاب نے قرآن پاک اور وہ تختی جس پر قرآن لکھا ہو بچوں کو دینے کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے اس میں کوئی حرج نہ جانا اور یہی صحیح ہے کیونکہ بچوں کو وضو کا مکلف بنانے میں حرج ہے اور اگر ان کے بالغ ہونے تک قرآن ان کو نہ دیا جائے تو حفظِ قرآن میں کمی واقع ہوگی لہٰذا بوجہ ضرورت بچوں کو قرآن پاک دینے کی رخصت دی گئی ہے۔ (تبیین الحقائق، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج 1، ص 58، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

بچوں کو وضو کا طریقہ سکھانے کے متعلق صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: "نابالغ پر وُضو فرض نہیں مگر ان سے وُضو کرانا چاہیئے تاکہ عادت ہو اور وُضو کرنا آجائے اور مسائلِ وُضو سے آگاہ ہوجائیں۔" (بہارشریعت، ج 10، ص 302، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: عبدالرب شاکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9764

تاریخ اجراء: 09 شعبان المعظم 1447ھ/29 جنوری 2026ء